باب 2

سیکولرزم کی تفہیم

آپ خود کو ایک ایسا ہندو یا مسلمان تصور کیجیے جو امریکہ کے اُس حصے میں مقیم ہے جہاں عیسائی بنیاد پرستی کا غلبہ ہے۔ مان لیجیے کہ امریکی شہری ہونے کے باوجود کوئی بھی آپ کو کرایہ پر مکان دینے کو راضی نہیں ہے۔ ایسے میں آپ کیسا محسوس کریں گے؟ کیا آپ کو ناراضگی نہیں ہوگی؟ کیا ہوگا اگر آپ اس رویہ کے خلاف شکایت کرنے کا فیصلہ کریں اور آپ سے کہا جائے کہ آپ ہندوستان واپس لوٹ جائیں؟ کیا آپ کو غصہ نہیں آئے گا؟ آپ کا غصّہ دو قسم کا رُخ اختیار کر سکتا ہے۔ اول، آپ یہ سوچ سکتے ہیں کہ عیسائیوں کے ساتھ بھی ان جگہوں پر ایسا ہی برتاؤ کیا جائے جہاں ہندو اور مسلمان اکثریت میں ہیں۔ یہ جوابی کارروائی کا ایک طریقہ ہو سکتا ہے۔ آپ کی دوسری رائے یہ بھی ہو سکتی ہے کہ سب کو یکساں انصاف ملنا چاہیے۔ اس ناانصافی کے خلاف آپ یہ جدوجہد کر سکتے ہیں کہ مذہب اور عقیدے کی بنیاد پر کسی کے ساتھ تفریق نہیں کی جانی چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کسی بھی مذہب کی ہر قسم کی بالادستی ختم ہونی چاہیے۔ یہی سیکولرزم کا جوہر ہے۔ اس باب میں آپ ہندوستان کے پس منظر میں سیکولرزم کے مفہوم کا مزید مطالعہ کریں گے۔

تاریخ ہمارے سامنے مذہب کی بنیاد پر امتیازی سلوک، محرومی اور ظلم وستم کی بہت ساری مثالیں پیش کرتی ہے۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ کس طرح جرمنی میں ہٹلر نے یہودیوں پر ظلم ڈھائے اور لاکھوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اب یہودی ریاست اسرائیل خود اپنی مسلم اور عیسائی اقلیتوں کے ساتھ بہت بُرا سلوک کر رہی ہے۔ سعودی عرب میں غیر مسلم کو مندر اور گرجا گھر بنانے کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی کسی عوامی مقام پر عبادت کے لیے جمع ہونے کی اجازت ہے۔

اس باب کے تعارفی حصّے کو دوبارہ پڑھیں۔ آپ ایسا کیوں سوچتے ہیں کہ بدلے کا جذبہ اس مسئلے کا مناسب حل نہیں ہے؟ کیا ہوگا اگر مختلف جماعتوں کے لوگ یہی راستہ اختیار کریں؟

اوپر دی گئی سبھی مثالیں مذہب کی بنیاد پر تفریق اور ظلم وستم کی روایات کو پیش کرتی ہیں۔ ناروا امتیاز کا یہ کام اس وقت آسان ہو جاتا ہے جب حکومت کسی ایک مذہب کو دوسرے مذہب پر ترجیح دیتے ہوئے اسے اپنا سرکاری مذہب قرار دے دیتی ہے۔ ظاہر سی بات ہے کہ کوئی بھی شخص مذہب کی بنیاد پر ہو رہی تفریق کو نہ تو پسند کرتا ہے اور نہ ہی کسی غیر مذہب کے دباؤ میں رہنا پسند کرتا ہے۔ کیا ہندوستان کی حکومت مذہب کی بنیاد پر اپنے باشندوں کے درمیان تفریق کر سکتی ہے؟

تنوی، اجھیلا شتا اور سنیہل VI، بی سری جن اسکول، دہلی

اس باب کی تین تصویریں آپ ہی کے ہم عمر طالب علموں نے بنائی ہیں۔ انھیں مذہبی رواداری کے بارے میں تصاویر بنانے کے لیے کہا گیا تھا۔

سیکولرزم کیا ہے؟

پچھلے باب میں آپ نے ہندوستان کے آئین میں شامل بنیادی حقوق کے بارے میں پڑھا جو ریاستی جبر اور اکثریت کے ظلم و زیادتی سے ہماری حفاظت کرتا ہے۔ ہندوستانی آئین ہر فرد کو اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے اور اس کی اپنے ڈھنگ سے تشریح و توضیح کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ سب کی مذہبی آزادی کا خیال رکھتے ہوئے ہندوستانی آئین نے مذہب اور حکومت کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ سیکولرزم، حکومت اور مذہب کے اسی فاصلے کی جانب اشارہ کرتا ہے۔

مذہب کو ریاست سے جدا رکھنا کیوں ضروری ہے؟

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ سیکولرزم کا سب سے اہم پہلو مذہب کو حکومت کے دائرۂ اختیار سے الگ رکھنا ہے۔ یہ ملک کے جمہوری نظام کے لیے بہت اہم ہے۔ دنیا کے لگ بھگ تمام ملکوں میں ایک سے زائد مذہبی فرقوں کے لوگ رہتے ہیں۔ ان مختلف مذہبی جماعتوں میں کسی کو اکثریت بھی حاصل ہوتی ہے۔ اگر ایسے میں مذہبی اکثریت کا رسوخ حکومت تک ہے تب یہ بڑی آسانی سے حکومت کے وسائل اور طاقت کا استعمال دوسری مذہبی فرقوں کے خلاف ناروا سلوک اور دہشت پیدا کرنے کے لیے کر سکتی ہے۔ اکثریت کا یہ ظلم و جبر مذہبی اقلیتوں کے تئیں تفریق، ظلم و ستم اور کبھی کبھی جان سے مار دینے کی شکل تک میں سامنے آ سکتا ہے۔ اکثریتی جماعت کے لوگ بڑی آسانی سے اقلیتی طبقے کو اپنا مذہب ماننے سے روک سکتے ہیں۔ کسی بھی طرح کی مذہبی بالا دستی ایک جمہوری سماج کے ان حقوق کی خلاف ورزی ہے جو بغیر کسی مذہبی تفریق کے سبھی کو مساوات کے حق کے تحت ملے ہوئے ہیں۔ اس طرح سے اکثریت کے جبر اور اس کے نتیجے میں بنیادی حقوق کی پامالی سے یہ جواز فراہم ہوتا ہے کہ جمہوری سماج میں حکومت اور مذہب الگ الگ ہوں۔

جمہوری سماج میں مذہب کو حکومت سے الگ رکھنے کی ایک دوسری وجہ یہ ہے کہ لوگوں کو انفرادی طور پر اپنا مذہب چھوڑنے، دوسرے مذہب کو اپنانے اور اپنی سمجھ کے مطابق **مذہب کی تشریح کرنے کی آزادی** رہے۔ اس نکتے کے مفہوم کو صحیح ڈھنگ سے سمجھنے کے لیے ہم نالمسی کے رواج کو لیتے ہیں۔ آپ ایسا محسوس کرتے ہوں گے کہ ہندو مذہب میں یہ رواج صحیح نہیں ہے۔ آپ کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ یہ بُرائی ہندو مذہب سے ختم ہو جائے۔ پھر بھی اگر حکومت ایسے ہندوؤں کے ہاتھ میں آجائے جو نالمسی کی حمایت کرتے ہیں تو ایسے میں اس کے خلاف جدوجہد کرنا کیا آسان کام ہوگا؟ اگرچہ آپ خود اس اکثریتی جماعت کے فرد ہیں پھر بھی آپ کو اپنے ہی فرقے کے لوگوں کی جانب سے بہت سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ریاستی اقتدار پر جو لوگ قابض ہیں وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہندو مذہب کی صرف ایک ہی تشریح ممکن ہے اور آپ کو اس کی دوسرے ڈھنگ سے تشریح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اکشیتا جین، 7، سری جن اسکول، دہلی

کیا ایک مذہب کے ماننے والوں میں اختلاف رائے ہو سکتا ہے؟ اپنی کلاس میں بحث کیجیے۔

پنکی، VI، جی، سروودیہ کنیا ودیالیہ، دہلی

ہندوستانی سیکولرزم کیا ہے؟

ہندوستان کے آئین میں یہ کہا گیا ہے کہ ہندوستانی ریاست سیکولر ہوگی۔ ہمارے آئین کے مطابق ایک سیکولر ریاست ہی اپنے مقاصد کو پورا کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھ سکتی ہے کہ:

1۔ ایک مذہبی جماعت دوسری پر حاوی نہ ہو؛

2۔ کچھ افراد اپنے ہی مذہب کے دوسرے افراد پر حاوی نہ ہوں؛

3۔ حکومت کسی ایک مذہب سے ترجیحی برتاؤ نہ کرے اور لوگوں کی مذہبی آزادی پر پابندی نہ لگائے؛

ہندوستانی حکومت اوپر مذکور بے جا تسلط یا بالادستی کو کئی طریقوں سے روکنے کی کوشش کرتی ہے۔ اول یہ کہ حکومت خود کو مذہب سے الگ رکھتی ہے۔ ہندوستانی حکومت کسی ایک مذہب کی حکومت نہیں اور نہ ہی وہ کسی ایک مذہب کی حمایت کرتی ہے۔ ہندوستان میں عدالت، پولیس تھانہ، سرکاری اسکول اور دفتر جیسے سرکاری اداروں میں نہ تو کسی مذہب کی تشہیر ہوسکتی ہے اور نہ ہی کسی ایک مذہب کے فروغ کی اجازت ہے۔

اوپر کی کہانی میں اسکول کے اندر کسی مذہبی تہوار کو منانا مساوات کے حق کی خلاف ورزی ہے۔ سرکاری اسکول صبح کی دعا یا کسی مذہبی تہوار کے ذریعے ایک مذہب کو فروغ نہیں دے سکتا۔ یہ قانون غیر سرکاری یا نجی اسکول پر نافذ نہیں ہوتا۔

اوپر دی ہوئی کہانی میں استاد کے جواب پر تبصرہ کریں۔

دوسرا طریقہ جس کے ذریعے ہندوستانی سیکولرزم بے جا تسلط اور بالا دستی کو روک سکتا ہے وہ ہے عدمِ مداخلت کی پالیسی یا حکمت عملی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت تمام شہریوں کے مذہبی جذبات کی قدر کرتی ہے، ان کے مذہبی فرائض کی ادائیگی میں مداخلت نہیں کرتی اور اس حکمتِ عملی سے مخصوص مذہبی فرقوں کے لیے بعض مستثنیات روا رکھتی ہے۔

سرکاری اسکول میں مختلف مذہبی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے طالب علم ہوتے ہیں۔ سیکولر ریاست کے تین مقاصد دوبارہ پڑھیے اور دو جملے لکھیے کہ سرکاری اسکول کیوں کسی ایک مذہب کو ترجیح نہیں دیتا؟

اوپر دی گئی کہانی میں پرم جیت ایک سکھ نوجوان ہے جسے ہیلمٹ پہننے کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ پگڑی پہننا، سکھ جماعت کا ایک مذہبی اصول ہے اور اس کو تسلیم کرتے ہوئے حکومت اس معاملے میں کسی طرح کی مداخلت نہیں کرنا چاہتی۔ یہ قانون میں استثنیٰ کی ایک مثال ہے۔

تیسرا طریقہ جس کی بنیاد پر ہندوستانی سیکولرزم اوپر بیان کی گئی مذہبی بالا دستی کو روکتا ہے وہ مداخلت کی پالیسی کا ہے۔ اسی باب میں آپ نالمسی کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ یہ ایک مناسب مثال ہے جہاں ایک مذہب کے کچھ لوگ (اعلیٰ ذات کے ہندو) اپنے ہی

مذہب کے دوسرے لوگوں (ادنیٰ ذات) پر اپنی بالادستی قائم کرنا چاہتے ہیں۔

مذہب کی بنیاد پر ''نچلی ذات'' کے لوگوں کو علاحدہ رکھنے اور تفریق کو روکنے کی غرض سے ہندوستانی آئین نے چھوت چھات پر پابندی عائد کردی ہے۔ اس سماجی برائی کو ختم کرنے کے لیے حکومت مذہبی معاملات میں دخل بھی دیتی ہے کیوں کہ حکومت اس طرح سماجی تفریق کے رواج کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ ریاست کا یہ سمجھنا درست ہے کہ چھوت چھات سے سماج میں تفریق اور علاحدگی پیدا ہوتی ہے اور ادنیٰ ذات کے بنیادی حقوق پامال ہوتے ہیں۔ اسی طرح حکومت وراثت کے مساوی حقوق دلانے کے لیے مذہب پر مبنی 'پرسنل لا' قانون میں بھی **مداخلت** کرسکتی ہے۔

حکومت ہند کی یہ مداخلت مالی امداد کی شکل میں بھی ہوسکتی ہے۔ ہندوستان کا آئین مذہبی اقلیتوں کو اپنے اسکول اور کالج کھولنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس کے لیے حکومت انھیں مالی تعاون بھی دیتی ہے۔

ہندوستانی سیکولرزم دوسرے جمہوری ممالک کی سیکولرزم سے کس طرح مختلف ہے؟

دنیا کے دوسرے خطوں کے سیکولر جمہوری ممالک کے آئین میں بھی اسی طرح کے اصول شامل ہیں جیسے اوپر بیان کیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر امریکہ کے آئین کی پہلی ترمیم مقنّنہ کو ایسے قانون بنانے سے روکتی ہے جو کسی ایک ''مذہبی نظام کی قدر دانی کرتا ہو'' یا ''کسی مذہب کی پیروی پر روک لگاتا ہو''۔ مذہبی نظام کی قدردانی کا مطلب یہ ہے کہ قانون ساز مجلس کسی مذہب کو سرکاری مذہب کا درجہ نہیں دے سکتی اور نہ ہی کسی مذہب کو ترجیح دے سکتی ہے۔ امریکہ میں ریاست اور مذہب کو علاحدہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے۔

اس طرح ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ایک خاص معاملے میں ہندوستانی سیکولرزم اس سیکولرزم سے قدرے مختلف ہے جسے امریکہ نے اپنایا ہے۔ جہاں امریکہ میں مذہب اور ریاست ایک دوسرے سے بالکل الگ ہیں۔ وہیں ہندوستانی سیکولرزم میں ریاست مذہبی معاملات میں دخل بھی دیتی ہے۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ ہندوستانی آئین نے چھوت چھات کو ختم کرنے کے لیے کس طرح ہندو مذہبی رسم و رواج میں مداخلت کی ہے۔ حالاں کہ ہندوستانی

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں سرکاری اسکولوں کے زیادہ تر بچے صبح سب سے پہلے 'وفاداری کا حلف' (Pledge of Allegiance) اٹھاتے ہیں۔ اس حلف میں لفظ ''Under God'' آتے ہیں۔ ساٹھ سال قبل ہی وہاں یہ طے کر دیا گیا تھا کہ اگر یہ حلف کسی بچے کی مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچاتا ہو تو اسے اس کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے باوجود وہاں "Under God" جملہ کو کئی بار عدالت میں چیلنج کیا گیا ہے۔ چیلنج کرنے والوں کی دلیل ہے کہ یہ جملہ امریکی قانون کے پہلی ترمیم کے خلاف ہے جس کے مطابق چرچ اور ریاست الگ الگ ہیں۔

درج بالا تصویر میں امریکہ کے سرکاری اسکول کے بچے 'وفاداری کا حلف' لیتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

سیکولرزم میں ریاست مذہب سے پوری طرح الگ نہیں ہے، تاہم مذہب سے ایک اصولی فاصلہ رکھتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مذہب میں ریاست کی مداخلت ہندوستانی آئین کے اصولوں پر مبنی ہونا چاہیے تب ہی قابل قبول ہوسکتی ہے۔ یہ آئینی اصول ہی وہ پیمانہ ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت سیکولر راستے پر گامزن ہے کہ نہیں۔

ہندوستانی ریاست سیکولر ہے اور یہ کئی طرح سے مذہبی بالادستی کو روکنے کا کام کرتی ہے۔ ہندوستانی آئین بنیادی حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری لیتا ہے یہ حقوق سیکولر نظریے پر مبنی ہیں۔ پھر بھی ہندوستانی سماج میں یہ حقوق پامال کیے جاتے ہیں۔ چوں کہ ایسے واقعات اکثر ہوتے ہیں اس لیے ہمیں ایسی آئینی تکنیک کی ضرورت ہے جو ان واقعات کو روک سکے۔ اگر ہم آئین میں دیے ہوئے حقوق سے واقف ہیں تو قانون کی خلاف ورزی پر خاموش نہیں رہ سکتے اور جب کہیں قانون شکنی ہوتے دیکھتے ہیں تو کوئی نہ کوئی قدم اٹھانا ضروری سمجھتے ہیں۔

کیا آپ نے ہندوستان کے کسی حصے میں رونما ہوئے کسی ایسے واقعے کے بارے میں سنا ہے جس میں ہمارے آئین کے سیکولر اصولوں کی خلاف ورزی ہوئی اور لوگوں پر ان کے مذہبی پس منظر کی بنیاد پر ظلم کیا گیا اور انھیں ہلاک کیا گیا؟

فروری 2004 میں فرانس کی حکومت نے ایک قانون پاس کیا جس کی رو سے وہاں کے طالب علموں پر کسی قسم کی مذہبی یا سیاسی علامتی نشان پہننے یا لگانے پر پابندی عائد کردی گئی۔ جیسے اسلامی حجاب، یہودی ٹوپی اور عیسائیوں کی صلیب۔ باہر سے آکر بسنے والے لوگوں نے بڑی شدت سے اس کی مخالفت کی۔ خاص طور سے ان لوگوں نے جو فرانس کی پرانی کالونیوں جیسے الجیریا، تیونس اور مراقش کے رہنے والے تھے۔ 1960 میں فرانس میں مزدوروں کی زبردست کمی تھی جس کی وجہ سے باہر کے لوگوں کو ملک میں آکر کام کرنے کا ویزا دیا گیا تھا۔ ان باشندگان کی لڑکیاں اسکول میں اکثر حجاب پہنتی ہیں لیکن اس نئے قانون کے نافذ ہونے پر حجاب پہننے والی لڑکیوں کو اسکول سے نکال دیا گیا۔

مشقیں

1۔ آپ اپنے پڑوس میں مروّج مختلف قسم کے مذہبی رسم ورواج کی ایک فہرست بنائیے۔ اس فہرست میں عبادت کے الگ الگ طریقے، مختلف دیوی دیوتاؤں کی پوجا، مقدس مقامات، مختلف قسم کی مذہبی موسیقی یا مذہبی گیت بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ کیا اس سے مذہبی رسم ورواج کی آزادی ظاہر ہوتی ہے؟

2۔ اگر کچھ مخصوص مذہبی جماعتیں کہیں کہ ہمارا مذہب نسل کُشی کی اجازت دیتا ہے تو کیا حکومت اس مذہبی روایت میں مداخلت کرے گی؟ اپنا جواب دلیل کے ساتھ دیجیے۔

3۔ نیچے دی گئی جدول کو پورا کیجیے:

اصول	یہ اصول اہم کیوں ہے؟	اس اصول کی خلاف ورزی کی مثالیں
ایک مذہبی جماعت دوسری جماعت پر بالادستی نہیں رکھتی۔		
حکومت کسی مذہب کو ماننے کے لیے مجبور نہیں کرتی اور نہ کسی کی انفرادی مذہبی آزادی کو پامال کرتی ہے۔		
کچھ افراد اپنے ہی مذہب کے دوسرے افراد پر حاوی نہیں ہوتے۔		

4۔ اپنے اسکول میں سالانہ چھٹیوں کے کلینڈر کو دیکھیں۔ اس میں سے کتنی چھٹیاں مختلف مذہبوں کے ماننے والوں کے لیے ہیں؟ اس سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے؟

5۔ کچھ ایسی مثالیں جمع کیجیے جن میں ایک ہی مذہب میں کسی مسئلہ پر مختلف رائیں پائی جاتی ہیں۔

6۔ ہندوستانی حکومت مذہب میں مداخلت بھی کرتی ہے اور نہیں بھی کرتی ہے۔ یہ خیال کافی الجھن پیدا کر سکتا ہے۔ اس باب میں دی ہوئی مثالوں اور اپنے تجربات کی روشنی میں اس پر دوبارہ اپنی کلاس میں بحث ومباحثہ کریں۔

7۔ یہ پوسٹر امن وسلامتی کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔ یہ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ ''امن وسلامتی کبھی ختم نہ ہونے والا سلسلہ ہے...... یہ نہ تو ہمارے باہمی اختلاف کو نظرانداز کرسکتا ہے اور نہ ہی مشترکہ مفاد سے انکار کرسکتا ہے''۔ یہ جملہ کیا پیغام دینا چاہتا ہے۔اسے اپنے الفاظ میں بیان کیجیے؟ یہ بھی بتائیے کہ یہ مذہبی رواداری کی ضرورت سے کس طرح تعلق رکھتا ہے؟

اس باب میں مذہبی رواداری سے متعلق تین تصویریں ہیں جو آپ ہی کے ہم عمر طالب علموں نے تیار کی ہیں۔ آپ خود بھی اپنے دوستوں کے لیے مذہبی رواداری پر پوسٹر بنائیے۔

فرہنگ

جبر کرنا (Coercion): کسی کو کوئی کام کرنے پر مجبور کرنا۔ اس باب میں یہ لفظ قانونی اختیار رکھنے والی طاقت مثلاً ریاست یا حکومت کے سلسلے میں استعمال ہوا ہے۔

تشریح کی آزادی (Freedom to interpret): تمام لوگ اپنے طور پر باتوں کو سمجھنے کی آزادی رکھتے ہیں۔ اس باب میں شخصی آزادی کی طرف اشارہ ہے کہ ہر شخص خود اپنے مذہب کو اپنے طور پر سمجھنے کی آزادی رکھتا ہے۔

مداخلت کرنا (Intervene): آئینی اصولوں کے مطابق کسی مخصوص معاملے میں ریاست کی دخل اندازی کے معنوں میں یہ لفظ اس باب میں استعمال کیا گیا ہے۔